TQ-Lesson 203 Surah Qassass Ayat 68-88 tafseer

آپ دیکھیں اللہ رب العزت فرماتے ہیں

آیت نمبر 68- وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ

ترجمہ۔ تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور (وہ خود ہی اپنے کام کے لئے جسے چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے، یہ انتخاب اِن لوگوں کے کرنے کا کام نہیں ہے، اللہ پاک ہے اور بہت بالاتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں

اور تیرا رب **يَخْلُقُ** وہ پیدا کرتا ہے **مَا يَشَاءُ** جو وہ چاہتا ہے **وَيَخْتَارُ** اور وہ چن لیتا ہے اور وہ برگزیدہ کرتا ہے **مَا كَانَ لَهُمُ** اور نہیں ہے ان کو **الْخِيَرَةُ** اختیار **سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ** پاک ہے اللہ تعالی بلند اور برتر ہے **عَمَّا يُشْرِكُونَ** اس چیز سے جو وہ شرک کرتے ہیں اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پر اللہ رب العزت پہلی بات جو کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے گویا کہ تکوینی اختیارات اللہ کو حاصل ہیں جس کو چاہے وہ پیدا کرے جس کو چاہے وہ پیدا ہونے سے پہلے ختم کر دے دنیا میں آنے ہی نہ دے جس کو چاہے مرد بنائے عورت بنائے جس کو انسان بنا دے جس کو چاہے فرشتہ بنا دے جو چاہے وہ پیدا کرے تو وہ کون ہے؟ وہ خالق ہے **مَا يَشَاءُ** جو چاہے وہ کرے تو اختیارات کس کے پاس ہیں؟ اللہ تعالی کے پاس دوسری بات **وَيَخْتَارُ** کا مطلب ہوتا ہے **اَخْتَار** دو چیزوں میں سے چن لینا **اختر** بھی اسی میں سے ہے چنا ہوا اسی طرح اس کے معنی کیا ہیں دو چیزوں میں سے منتخب کرنے کا اختیار اللہ کے پاس ہے تو **يَخْتَارُ** وہ پسند کرتا ہے وہ انتخاب کرتا ہے وہ چن لیتا ہے اب آپ دیکھئے کہ اللہ رب العزت نے جس کو چاہا اس کو فرشتہ بنا دیا تو فرشتہ بنا کر اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی بندگی کے لئے چن لیا جس کو چاہا انسان بنایا اور انسانوں میں سے بھی کسی کو پیغمبر بنا کر چن لیا اور اپنے پیغام بھیجنے کے لئے اس کو برگزیدہ کر لیا جیسے آپ دیکھئے **اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ** ----(75- سورت الحج)اللہ منتخب کرتا ہے اپنے رسول فرشتوں میں سے بھی اور لوگوں کے اندر سے بھی تو پیغام بھیجنے والا وہ فرشتوں میں سے بھی منتخب کرتا ہے جیسے جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آیا کرتے تھے اور پھر انسانوں میں سے بھی اپنے رسولوں کو منتخب کر لیتا ہے اب آپ دیکھئے اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ فرشتے انسانوں سے برتر ہیں تخلیق کے لحاظ سے بھی اور قرب کے لحاظ سے بھی یعنی وہ اللہ تعالی کے قریب رہتے ہیں تو یہ کیا ہے یہ اللہ کی عطا ہے اب اس بنا پر ان کو یہ درجہ حاصل نہیں ہو گیا کہ اہل مکہ ان فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہنے لگیں اللہ کی بیٹیاں بنا کر پھر ان کو پوجنے لگیں فرشتوں کو اہل مکہ اللہ کی بیٹیاں قرار دیا کرتے تھے اور شرک کیا کرتے تھے تو اللہ تعالی کیا کہہ رہے ہیں کہ اگر اللہ تعالی نے کسی کو فرشتہ بنایا کسی کو انسان بنایا انسانوں میں سے کسی کو برگزیدہ کر دیا ان کو رسول بنا کر منتخب کر لیا تو یہ کیا ہے یہ سب اللہ کی مرضی ہے **مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ** نہیں ہے ان کو اختیار یہ جو **الْخِيَرَةُ** ہے یہ مصدر ہے تو اس کے معنی کیا ہیں کہ ان کو بذات خود کوئی اختیار نہیں ہے نہ فرشتوں کو نہ رسولوں کو اپنی مرضی سے فرشتے فرشتے نہیں بن گئے اور رسول رسول نہیں بن گئے یہ نہیں کہ انہوں نے چاہا تو ان کے اوپر وحی آنے شروع ہو گئی اور کتاب نازل ہو گئی تو یہاں یہ جو بات بتائی جا رہی ہے وہ کیا ہے کہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** پاک ہے اللہ **وَتَعَالَىٰ** اللہ تعالی بلند اور برتر ہے **عَمَّا يُشْرِكُونَ** اس چیز سے جو وہ شرک کرتے ہیں تو آپ دیکھ لیجئے کہ آپ نے پچھلے سبق میں پڑھا کہ اہل مکہ شرک کیا کرتے تھے اور اللہ تعالی نے پچھلے سبق میں یہ بات بتائی بھی کہ قیامت کے دن جو ان کے معبود ہوں گے وہ بے بس ہوں گے ،مجبور ہوں گے، بے یارو مددگار ہوں گے نہ پیروی کرنے والے ہی کچھ کرسکیں گے اور نہ جن

کی انہوں نے پیروی کی وہ ہی ان کی کچھ مدد کرسکیں گے تو معبود جو بھی ہیں انسانوں میں سے ہیں فرشتوں میں سے ہیں ان کے اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں وہ سارے کے سارے جو ہیں ان کی حیثیت ان کی حقیقت کیا ہے اس کو اللہ تعالی بار بار واضح کرتے ہیں. اور یہاں پہ بھی اللہ تعالی اپنا تعارف کرواتے ہیں اور اپنا تعارف بڑا خوبصورت کروایا ہے اللہ تعالی نے اعلان کیا کہ اللہ تعالی تمام نسبتوں سے پاک ہے وہ تمام نسبتوں سے برتر ہے۔ اللہ کے اختیارات اُس کی صفات میں کسی کو شریک بنا دیا جائے اس سے تو اللہ کی تمام صفات کی نفی ہو جاتی ہے فرشتے اللہ کی بیٹیاں نہیں ہو سکتے انسانوں میں سے کوئی بھی اللہ کی خدائی میں شریک نہیں ہو سکتا تو یہ ہے بات **سُبْحَانَ اللّٰهِ** پاک ہے **وَتَعَالَىٰ** اللہ و تعالی بلند وبالا اور برتر ہےاس سے جو وہ شرک کرتے ہیں

آیت نمبر 69۔ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ

ترجمہ۔ تیرا رب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں

اور تیرا رب جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں تو یہ جو **تُكِنُّ** ہے اس کا معنی کیا ہے محفوظ جگہ پر چھپانا جیسے دل جیسے کسی وادی میں کسی غار میں چھپانا **اکننہ** بھی آپ پڑھ چکے ہیں **(ک ن ن)** اسی سے کدورت اور کینہ جو ہوتا ہے اُس کے لئے بھی آتا ہے جو چھپا ہوتا ہے دلوں کے اندر تو یہاں پہ بھی کیا ہے اللہ رب العزت اس بات کا اعلان کرتے ہیں تیرا رب ان کے **سِرّ** کو بھی جانتا ہے اور ان کے **اعلان** کو بھی جانتا ہے **مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ۔ صُدُورُ** صدر کی جمع ہے اور کسی بھی چیز کے اعلی اور افضل حصے کو کہتے ہیں سامنے کے حصے کو کہتے ہیں جیسے کسی ملک کا صدر مقام ہے جیسے کسی ملک کا کوئی سر براہ ہے صدر اسی طرح انسان کے جسم میں سے صدر بڑا اعلی مقام ہے اسی طرح صدر میں نے آپ کو گرامر کے لحاظ سے بتایا تھا کہ تمام جو فعل ہیں اور تمام صفات ہیں وہ اسی سے نکلتے ہیں منبع تو **صدر** تو یہاں پہ کیا ہے کہ جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں **وَمَا يُعْلِنُونَ** اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں تو آپ دیکھ لیجئے کہ اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ انسان کے دلوں کی کیا حالت ہوتی ہے دلوں کے اندر کیا کینہ کدورت یا مشرکانہ عقیدہ پایا جاتا ہے وہ بھی اور وہ جو اہل مکہ ظاہر کیا کرتے تھے جو آج کے دور کے لوگ ظاہر کرتے ہیں تو یہاں پہ اللہ تعالیٰ وہ علمِ الٰہی کی جو دلیل ہے کہ اللہ زیادہ جانتا ہے **احاطہِ علمِ الٰہی** کی دلیل اس سے اللہ رب العزت شرک کو رد کر رہے ہیں کہ تمہارے جو خدا ہیں تمہارے جو معبود ہیں وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں انھیں کچھ پتہ ہی نہیں ہے وہ تو ان کے اوپر کوئی مکھی بھی بیٹھ جائے اس کو اٹھا ہی نہیں سکتے ساری اپنی ضرورتوں کے لئے وہ تمہارے محتاج ہیں تو اصل بات کیا ہے کہ اللہ ہی **عالم الغیب** ہے اس کے پاس علم ہے سینوں کے راز وہ جانتا ہے اچھی باتیں بھی بری باتیں بھی جو ایمان لانے والے ہیں ان کے دلوں میں ایمان چھپا ہے وہ بھی اللہ جانتا ہے وہ جو ایمان کے مطابق عمل کر رہے ہیں توحید پرستی دکھا رہے ہیں اور ایک اللہ کو ماننے والے ہیں ان کو بھی اللہ جانتا ہے جن کے دلوں میں شرک چھپا ہوا ہے اور وہ شرک کے مطابق عمل کرتے ہیں ان کو بھی اللہ جانتا ہے

آیت نمبر 70۔ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

ترجمہ۔ وہی ایک اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اسی کے لئے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، فرماں روائی اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جانے والے ہو

وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اور وہ اللہ ہے لوگوں وہ ایک اللہ ہے اللہ کون ہے **لَا إِلَٰهَ** نہیں کوئی معبود مگر وہی توحید کا نغمہ ہے توحید کا نعرہ ہے ایک توحید کی بات ہے مکی دور میں 13 سال تک رسول اللہ ﷺ توحید ،رسالت، آخرت یہ عقائد بنیادی طور پر ان کو مضبوط کرتے رہے یہ بنیادیں جو تھیں ان کی تعمیر کرتے رہے اور عملوں کی بنیاد عقیدہ ہی ہوتا ہے عقیدہ درست ہوتا ہے تو پھر باقی جو انسان کے طور طریقے ہوتے ہیں حرکات و سکنات ہوتی ہیں اخلاق و کردار ہوتا ہے وہ بھی سنورتا چلا جاتا ہے اور یہ مکی سورت ہے ایک طرف اہل مکہ رسول اللہ ﷺ کا انکار کر رہے ہیں دوسری طرف قرآن مجید کا تیسری طرف وہ توحید کا انکار کرنے والے تھے بار بار بتایا جارہا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی اللہ **لَهُ الْحَمْدُ** اسی کیلئے تعریف ہے **الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ** دنیا میں اور آخرت میں **اول** مذکر ہے اور پہلے کو کہتے ہیں اور **الْأُولَىٰ** اول کا مؤنث ہے اور دنیا کے لئے آیا ہے دنیا مؤنث ہے اور آخرت بھی مؤنث ہے تو اللہ تعالی نے یہاں یہ کیا کہا تو **الْأُولَىٰ** سے مراد کیا ہے؟ پہلے تو آخرت سے پہلے ہے کیا؟ دنیا تو **الْأُولَىٰ** کا ترجمہ جب آپ کریں گی تو کیا کریں گی دنیا، پہلے یعنی اللہ رب العزت یہاں یہ یہ بات بتا رہے ہیں کہ جو اللہ کی ذات ہے تعریف اسی کے لئے ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی گویا کہ دنیا میں جو کچھ بھی میسر ہے جتنی بھی نعمتیں ہیں خدائی ہے حاکمیت ہے اختیارات ہیں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے تو پھر اللہ کی تعریف ہونی چاہئے **الْحَمْدُ۔ إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ** حمد اللہ کی ہے **الْأُولَىٰ** دنیا میں **وَالْآخِرَةِ** اور آخرت میں بھی تو آخرت میں جو بھی نعمتیں ملنے والی ہیں وہ بھی اللہ کی طرف سے ملیں گی تو پھر ہونا کیا چاہئے دنیا ہی میں اللہ کی تعریف کے گن گائے جائیں اللہ کی حمد اور اللہ کا شکر بجا لائیں اور آخرت میں بھی اللہ کی حمد بیان ہوگی آپ نے یہ بات پڑھی ہے نا کہ آخرت میں اتمام نعمت کے لئے اہل جنت کی زبانوں پر ترانۂ حمد جاری ہوگا سورت یونس میں آپ پڑھ چکی ہیں کہ جنتی لوگ آخرت میں اللہ کی حمد کے گن گائیں گے اللہ کی تعریف کریں گے تو جب جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کا ہے خالق وہ، مالک وہ، حاکم وہ، اختیارات اس کے عبادت بھی اسی کی ہونی چاہئے تو اسی کی حمد بیان کرنی چاہئے اب دیکھیں اگر آج کے دور کا مسلمان زبان سے تو الحمدللہ کہے نماز پڑھے نماز کی ہر رکعت میں الحمدللہ رب العالمین کہے لیکن جب نماز کو ختم کرے اور جائے نماز سےوہ اتر جائے تو پھر وہ قبروں میں جو لوگ ہیں ان سے مانگے پھر اپنے جیسے انسانوں کو داتا گنج بخش (شیخ علی ہجویری) کہے یا پھر یہ کہ مشکل کشا یا پھر غوث اعظم یا پھر یہ کہے کہ وہ بیٹا دیتا ہے فلاں سے یہ چیز ملتی ہے تو اللہ تعالی یہاں پر اس کی نفی کر رہے ہیں کیا بات بتا رہے ہیں کہ عبادت بھی اسی کی، خالق بھی وہی تو مخلوق بن جاؤ حاکم وہی تو محکوم بن جاؤ جب عبادت اس کی کرنی ہے تو پھر اس کے عبد اس کے غلام بن جاؤ تو یہاں یہ جو بات بتائی جارہی ہے وہ یہ ہے بڑا شاہانہ انداز ہے اور اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ پوری کائنات کے ایک ایک فرد کو جب اللہ نے پیدا کیا ہے تو ہر فرد کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اللہ کی وہ مخلوق بنیں اللہ کی بندگی کریں سب تعریف اللہ کی کیوں ہونی چاہئے؟ کیونکہ سارا کچھ کائنات میں اللہ نے پیدا کیا ہے

؎ نہ تھا کچھ تو خدا تھا کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا

تو دنیا اور آخرت دونوں جگہ یہ تعریف حمد اور جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ہی کے لئے ہونا چاہئے اب یہاں پر اللہ رب العزت مزید دلیل دے رہے ہیں کہ اصل میں اگر تم اللہ کی بندگی کرو گے تو اس کائنات میں ایک توازن قائم رہے گا اور اگر تم آنکھیں کھول کے دیکھو تو پوری کائنات میں اللہ رب العزت نے ایک توازن رکھا ہوا ہے ہے اب دیکھیں کہ یہ جو آیت نمبر 70 ہے اس سے کیا پتہ چلا **لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ** اسی کا ہے حکم اور اسی کی طرف سب نے لوٹ کر جانا ہے خالق

وہ، مالک وہ ،حاکم وہ، دنیا اسی کی آخرت اسی کی اور دنیا میں رہنا نہیں ہے جانا بھی اسی کی طرف ہے تو پھر اسی کا ہو جانا چاہئے توحید بھی بتا دی اور آخرت بھی بتا دی پھر ساتھ ہی کہا ان سے کہو بھلا دیکھو

آیت نمبر 71- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ

ترجمہ۔ اے نبی ﷺ اِن سے کہو کبھی تم لوگوں نے غور کیا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟ کیا تم سُنتے نہیں ہو؟

قُلْ أَرَأَيْتُمْ ان سے کہو بھلا دیکھو تم **إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا** کہ اگر بنا دے اللہ تم پر رات ہمیشہ کے لئے، ان سے کہو بھلا دیکھو تو سہی اگر تم پر ہمیشہ کے لئے **إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ** قیامت کے دن تک اللہ تم پر رات کو قائم کر دے **مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ** کون معبود ہے سوائے اللہ کے، کون معبود ہے اللہ کو چھوڑ کر **يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ** جو لا دے تم کو روشنی ،جو سورج پھر لے آئے تو اللہ رب العزت کیا کہتے ہیں کیا پیغام دیتے ہیں اہل مکہ کو ہلا رہے ہیں ،اہل مکہ کو تنبیہ کر رہے ہیں اور یہاں پر **قُلْ** سوالیہ ہے پوچھنے کے معنی میں ہے اب مخاطب کے پاس جواب کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے اتمام حجت کے پہلو پر زور دیا گیا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے وہ بات کی تھی کیا کہا تھا کہ سورج کو تم ذرا مغرب سے لا کر تو دکھاؤ یہاں پر بھی کیا ہے کہ آسمان اور زمین دن اور رات سب کا خالق اللہ ہے اللہ نے اسی کو بنیاد بنا کر سوال پوچھا ہے بتاؤ تو سہی کہ اللہ اگر تمہارے اوپر ہمیشہ کے لئے رات کو قائم کر دے اور آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں پر لفظ ہے **سَرْمَدًا (س ر م د)** کے معنی کیا ہوتے ہیں ہمیشگی کہ جس کا نہ اول ہو نہ آخر ہمیشہ کسی چیز کا ایک ہی حالت میں رہنا جس میں کوئی تغییر اور تبدل نہ ہو اگر ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک اے انسانوں تم پر رات آ جائے کوئی ہے تمہارا معبود اللہ کے سوا جو تمہیں روشنی لا کر دے **أَفَلَا تَسْمَعُونَ** کیا پس تم سنتے نہیں ہو اب آپ دیکھیں رات کا ذکر ہے اور **أَفَلَا تَسْمَعُونَ** کہا کیوں ؟اس لئے کہ رات کے اندھیرے میں نظر تو کچھ نہیں آتا رات کے وقت انسان پھر سنتا ہے اور پھر کہا

آیت نمبر 72- قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

ترجمہ۔ اِن سے پوچھو، کبھی تم نے سوچا کہ اگر اللہ قیامت تک تم پر ہمیشہ کے لئے دن طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کونسا معبُود ہے جو تمہیں رات لا دے تاکہ تم اس میں سکون حاصل کر سکو؟ کیا تم کو سُوجھتا نہیں؟

قُلْ أَرَأَيْتُمْ ان سے کہیے بھلا دیکھو تو تم ذرا دیکھو تو تم آنکھیں تو کھولو **إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ** اگر بنا دے اللہ تم پر دن ہمیشہ کے لئے **إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ** قیامت کے دن تک **مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ** پھر کون ہے معبود سوائے اللہ کے، کوئی ہے معبود جو اللہ کے سوا کیا کرے؟ **يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ** لا دے تم کو رات **تَسْكُنُونَ** کہ تم آرام کرو **فِيهِ** اس میں **أَفَلَا تُبْصِرُونَ** پھر کیا تم دیکھتے نہیں ہو اب آپ دیکھ لیجے دن کا ذکر کر کے **أَفَلَا تُبْصِرُونَ** کہا تو یہ کیا ہے کہ دلائل جو ہیں وہ تصویر

حال سے بول رہے ہیں رات کے اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا اگر کچھ سننا چاہے تو انسان بات کو بس سن سکتا ہے اب دن کی روشنی ہے تو اس وقت پورے دن کی روشنی جب موجود ہے تو ہر حقیقت نظر آتی ہے سورج بھی چاند بھی اور دن کی روشنی میں سورج چمکتا ہے تو انسان ہیں چرند پرند ہیں پوری کائنات کے اندر جو کچھ بھی اللہ نے پیدا کیا ہے سب کچھ نظر آتا ہے تو دن کی روشنی میں کہا ہے کہ محسوس کرو دیکھو رات کے وقت کہا کہ رات کا اندھیرا ہے شب کا سکون ہے تو پھر تم غور و فکر کرو کچھ سنو اور کچھ سوچو تو بات دن کی ہے یا بات رات کی ہے دونوں مثالیں دے کر اللہ تعالی نے غور و فکر کی دعوت دی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ رات بھی اللہ نے بنائی اور دن بھر کا تھکا ہارا مسافر دن بھر کے تھکے ہارے نوکری کرنے والے آپ ہیں آپ ایک عورت ہیں آپ ایک ماں ہیں اور سارا دن صبح سے لے کر رات تک کام کرتی ہیں اور آپ کہتے ہیں شکر ہے اللہ کا کہ اللہ نے رات بنائی ورنہ یہ کام تو میرا پیچھا چھوڑنے والے نہیں تھے آپ بھاگ بھاگ کر تھک جاتی ہیں نوکری کرنے والے بھی کہتے ہیں شکر ہے اللہ کا کہ رات ہوئی تو کیا ہے **وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا (10) وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (10,11-** سورت النبأ**)** تو رات کو اللہ تعالی نے باعثِ سکون بنایا اور دن کو محنت اور مشقت کے لئے بنایا اور آپ دیکھیں تو سہی یہ جو دن اور رات کا نظام ہے یہ کیا ہے؟

آیت نمبر 73. وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
ترجمہ۔ یہ اسی کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم (رات میں) سکون حاصل کرو اور (دن کو) اپنے رب کا فضل تلاش کرو، شاید کہ تم شکر گزار بنو

وَمِنْ رَحْمَتِهِ یہ اس نے اپنی رحمت سے بنایا **جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ** تمہارے لئے رات اور دن **لِتَسْكُنُوا فِيهِ** تاکہ تم اس میں آرام حاصل کر سکو **وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ** اور تاکہ تم تلاش کرو اس کا فضل **لِتَسْكُنُوا فِيهِ** کا تعلق کس سے ہے **اللَّيْلَ** سے **وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ** کا تعلق کس سے ہے **وَالنَّهَارَ** سے دن کے وقت اللہ کا فضل تلاش کیا جاتا ہے اور اللہ کا فضل کیا ہے؟ یعنی نوکری کی جاتی ہے محنت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ میری خاص رحمت ہے کہ دن اور رات کا ایک نظام قائم کیا جس میں مخلوقات کے لئے فائدے ہی فائدے ہیں کوئی جاندار مسلسل کام نہیں کر سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ نے رات تاریک بنائی ،ٹھنڈی بنائی، باعث سکون، بنائی نیند اور آرام کے لئے کیا ضروری ہے؟ نیند اور آرام کے لئے دو باتیں ضروری ہیں کہ رات ہو اندھیرا ہو اور خاموشی ہو (اندھیرا اور خاموشی) آپ لیٹنا چاہتے ہیں دن کے وقت بھی تو آپ بچوں کو کہتے ہیں یا رات کے وقت بھی آپ کے کمرے میں لائٹ آن ہے تو آپ کہتے ہیں بیٹا لائٹ بند کردیں اور پھر خاموشی میرا دروازہ بھی بند کردیں میں چند گھڑیاں آرام کرنا چاہتی ہوں تو تاریکی اور سکون یہ دو بڑی نعمتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ رات میں رکھ دیں تب ہی انسان اپنی تھکاوٹ کو دور کر سکتا ہے دوسری طرف کام کرنے کے لئے روشنی کی بہت ضرورت ہے بغیر روشنی کے آپ کام نہیں کر سکتے اب اس کے لئے آپ بجلی کے محتاج نہیں ہیں اللہ نے سورج بنا دیا دن کو پیدا کیا اور دن کی روشنی میں پھر انسان کیا کرتا ہے بھاگتا دوڑتا ہے اور محنت مزدوری کرتا ہے تو اللہ رب العزت پھر کیا پیغام دیتے ہیں کہ سارا کچھ میں نے کیوں بنایا **وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ** شاید کہ تم شکر ادا کرو تو اب ہونا کیا چاہئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کیا جاتا لیکن الٹی عقل والے انسان نے اللہ کا شکر کرنے کی بجائے اس کے شریک بنانے شروع کر دیئے کئی ہستیوں میں اللہ کے اختیارات کو بانٹنا شروع کر دیا اور ان کا کوئی حق بھی نہیں تھا تو اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کیا بتا رہے ہیں کائنات کے اندر ایک توازن ہے ایک اعتدال ہے رات کے بعد دن دن کے بعد رات اگر اللہ ہمیشہ کے

لئے رات ہی بنا دیتا یا ہمیشہ کے لئے دن ہی بنا دیتا پھر کیا ہوتا انسانیت **ٹھٹھر** جاتی انسانیت کا وجود بھی نہ ہوتا تو آپ دیکھ لیجئے مسلسل ایک توازن کے ساتھ یہ رات اور دن کا الٹ پھیر کائنات کے اندر جاری ہے اور یہ سارا کچھ بنانے کا مقصد کیا ہے اللہ تعالیٰ یہ بات بتانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں میں نے اپنی کائنات کے اندر ایک توازن رکھا ہوا ہے تو جب کائنات میں رات اور دن اور وہ مخلوق جو اشرف المخلوقات میں سے نہیں ہے وہ مخلوق جو کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابند ہے ہوائیں ہیں، سورج ہے ،چاند ہے، ستارے ہیں، رات ہے، دن ہے جو کچھ بھی کائنات کا نظام ہے تو کیا ہے کہ وہ تکوینی نظام کے اندر بس **کن فیکون** جو اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا قیامت تک وہ اسی پر عمل کرتے چلے جا رہے ہیں اب دوسری ایک مخلوق ہے جو انسان اور جن ہیں اور وہ تشریعی احکامات کے پابند ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات میں سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ذی عقل و ذی شعور بنایا اب ان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق حاکم اور مالک سمجھتے ہوئے پھر اس کی تعریف کریں اور اس کی بندگی کریں تو پیچھے ہر آیت کے آخر میں جو بات اللہ تعالیٰ نے کہی ہے اس پر آپ غور کریں گی تو کیا بات ہمارے سامنے آتی ہے کبھی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں؟ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں؟ اور پیچھے آپ نے علم کے بارے میں بھی پڑھا تھا تو اصل بات کیا ہے شکر کرنے والا وہی ہوتا ہے جو کہ اللہ کی بندگی کرتا ہے اور شرک نہیں کرتا شکر کرنے والا وہی ہوتا ہے جو اللہ کا بندہ بن جاتا ہے تو بار بار اللہ تعالیٰ عمل کی دعوت دیتے ہیں پھر پوچھتے ہیں.

آیت نمبر 74- وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ

ترجمہ۔ (یاد رکھیں یہ لوگ) وہ دن جبکہ وہ انہیں پکارے گا پھر پوچھے گا "کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کا تم گمان رکھتے تھے؟"

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ یاد رکھیں وہ دن جب کہ وہ انہیں پکارے گا اللہ تعالیٰ پکارے گا پھر وہ کہے گا **فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ** کہاں ہے وہ معبود کہاں ہے وہ شریک اور کون شریک **شُرَكَائِيَ** میرے شریک **الَّذِينَ** وہ جن کا **كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ** تم گمان رکھتے تھے تم سمجھتے تھے کہ وہ تمہیں میری پکڑ سے بچا لیں گے تم سمجھتے تھے کہ وہ تمہارے سفارشی بن جائیں گے کہاں ہیں وہ تمہارے شریک تو یہاں پر بھی اللہ رب العزت کیا کر رہے ہیں کہ وہ جو شرک کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے طور پر آخری بات جو کہہ رہے ہیں وہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں پر آخری اتمام حجت کریں گے اور کہیں گے اچھا بتاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ خدا کہاں ہیں تمہارے معبود جن کے بارے میں تمہیں زعم تھا کہ تمہیں فائدہ پہنچائیں گے جن کو ساری زندگی تم پوجتے رہے پیچھے آپ ذکر پڑھ چکی ہیں نفس کی خواہشات کا کہ انسان اپنی خواہشات کی پوجا کرتا ہے اس لئے وہ اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیتا ہے

آیت نمبر 75- وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

ترجمہ۔ اور ہم ہر امّت میں سے ایک گواہ نکال لائیں گے پھر کہیں گے کہ "لاؤ اب اپنی دلیل" اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حق اللہ کی طرف سے ہے، اور گم ہو جائیں گے ان کے وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا اور ہم ہر امت میں سے گواہ نکال لائیں گے یہ کس گواہ کی بات ہو رہی ہے؟ وہ جس رسول کو اللہ نے ہر امت میں بھیجا تھا اہل مکہ بھی ناراض تھے کہ رسول کیوں آ گیا اور اس کا

انکار کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ میں نے رسول اس لئے تو بھیجا تھا تاکہ تم پر اتمام حجت ہو جائے **وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا** اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کر لائیں گے **فَقُلْنَا** پھر ہم کہیں گے **هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ** کہ لاؤ اپنی دلیل لاؤ کوئی اپنی برہان اپنی کوئی صفائی پیش کرو جس کی بنا پر تمہیں معاف کیا جا سکے بتاؤ تو سہی شرک تم نے کیوں کیا؟ آخرت کا انکار کیوں کیا ۔انکارِ نبوت کیوں کیا۔ کوئی معقول دلیل پیش کرو یہی ثابت کر دو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کوئی تمہاری غلطیوں پر متنبہ کرنے والا اور بات پہنچانے والا نہیں بھیجا تھا یہی بات بتا دو مثلا ایک طالبعلم ہے وہ کام کر کے کلاس میں نہیں آتا کہتا کہ میں نے کام نہیں کیا تو کیوں نہیں کیا تو ایک یہ کہتا ہے کہ بس میں نے کیا نہیں اور ایک کہتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں تھا تو جو یہ کہتا ہے کہ مجھے پتہ نہیں تھا پھر بھی اس کے پاس ایک عذر ہے ایک حجت ہے اور جس کو پتہ تھا پھر اس کے ساتھ استاد کیا معاملہ کرے گا؟ سزا دے گا۔ تو یہاں بھی کیا بات ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں اللہ کی بندگی نہیں کی ، جنہوں نے اللہ کی نافرمانیاں کیں، جنہوں نے اللہ کا کہنا نہیں مانا تو اللہ تعالیٰ ہر امت میں سے ایک گواہ نکال کے لائیں گے جو اللہ نے رسول بھیجے تھے پھر کہیں گے کہ اب لاؤ اپنی دلیل جو امتیں ہیں جو گناہ کرنے والے ہیں جو شرک کرنے والے ہیں ان سے کہا جائے گا کہ لاؤ اپنی دلیل **فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ** اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا **فَعَلِمُوا** جو شرک کرنے والے تھے ان کو پتہ چل جائے گا **أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ** کہ حق اللہ کی طرف ہے کہ اللہ نے جو بات کہی تھی وہی بات صحیح تھی تو **الْحَقَّ** سے مراد کیا ہے کہ اللہ کا پیغمبر حق تھا اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب حق تھی اللہ کا دین حق تھا اور اللہ کی ذات حق ہے تو جو بات بھی اللہ تعالی نے کہی وہ ساری باتیں جو تھیں وہ حق تھیں **أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ** اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے اللہ ہی کی طرف حق ہے **وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ** اور گم ہو جائیں گے **عَنْهُمْ** ان سے **وَضَلَّ** کے ایک معنی ہوتے ہیں گمراہ ہونا اور گم ہو جانا تو یہاں پر کیا معنی ہیں گم ہو جائیں گے ان سے **مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ** وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ ان کے معبود ان کے کام نہیں آئیں گے ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائیں گے ان کے تمام بھروسے ختم ہو جائیں گے وہ جو جھوٹے بھروسے تھے جو جھوٹے سہارے تھے جس کی بنا پر اللہ کو جھٹلایا تھا اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اب کچھ بھی ان کے پاس نہیں رہے گا وہ اپنی صفائی کسی بھی طرح پیش نہ کر سکیں گے تو اللہ رب العزت کائنات سے دلائل دینے کے بعد حجت تمام کرتے ہیں اور ایک ہی بات انسانوں کے سامنے رکھتے ہیں کہ اے انسانوں تم دیکھتے نہیں ہو کہ زمین مسلسل سورج کے گرد گھومتی ہے اور 24 گھنٹوں میں جب اس کا ایک چکر پورا ہو جاتا ہے تو بار بار رات اور دن آتے رہتے ہیں اگر زمین کی یہ گردش پوری نہ ہو تو ہمیشہ روئے زمین پر رات ہی رہے ہمیشہ روئے زمین پر مستقل دن ہی رہے جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کے اندر ایک اعتدال قائم کر رکھا ہے اس زمین پر اس آسمان کے نیچے زمین کے اوپر تو یہ انسان توحید پرست بن کر اعتدال اور توازن کیوں نہیں قائم کرتا اس کے شرک کرنے سے کائنات کا توازن بگڑتا ہے تو اصل کیا ہے کہ یہ اتنا بڑا واقعہ ہے یہ اتنی بڑی گمراہی ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو بتاتے ہیں کہ اے انسان تم ایک اللہ کے سوا دوسروں کو شریک کیوں ٹھہراتے ہو تم نے دنیا ہی کی زندگی کو اپنا سب کو کیوں سمجھ لیا اور پھر آپ دیکھئے کہ جو آگے کا سبق ہے اس میں بھی ایک خاص پیغام ہے